ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب کا جواب

۲۴ ربیع الآخر ۱۴۰۸ ھ
۱٦ دسمبر ۱۹۸۷ء

مخدوم محترم متّعنااللہ بطول حیاتکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کرم نامہ Q ٦٦٦ مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۸۷ء آج پہنچا، سرفراز کیا - میں ایک ناچیز خادم علم ہوں اور اپنے متعلق ہمیشہ سے یہ عقیدہ اور یہ تجربہ رکھتا آیا ہوں کہ دور کے ڈھول سہانے - الحق یعلو ولا یعلی علیہ -

فاضل محترم احمد حسن صاحب کے مضمون کی مجھے غالباً اصل نہیں، نقل بھیجی گئی ہے کیونکہ اس میں املاء و عبارت کی بہ کثرت غلطیاں ھیں (مثلاً ص ۲ : ,,فاصبحا عمـر فقاما فی الناس،،) ترجمے میں بھی بغیر صراحت کے اضافے ھیں (مثلاً، ص ۲: ,,جب ان دونوں قاتلوں کو ان کے پاس حاضر کیا گیا تو،،) وغیرہ - مگر اسے اھمیت نہیں -

فاضل مقالہ نگار کا اصل سوال یہ ہے کہ روایتوں میں ,,مسجد،، کی صراحت نہیں ہے - جواب سے قبل یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ ,,مسجد،، سے کیا مراد ہے ؟ رسول اکرم کی زندگی میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے علاوہ کچھ نہیں تو دس پندرہ اور مسجدوں کا پتہ

چلتا ہے۔ ان کی وسعت کے اندازے کے لئے مسجد القبلتین، جو تاحال باقی ہے کافی ہوگی ۔ یہ مسجدیں ہر کالونی میں تھیں اور بعض کا قبلہ وغیرہ خود رسول اکرم بتاتے اور متعین فرماتے رہے ۔ روایتوں میں ,,بیت،، (گھر) کا لفظ نہیں ہے بلکہ ,,دار،، یعنی بستی ، کالونی کا ذکر ہے جو ہم قبیلہ، قریبی رشتہ داروں پر مشتمل ہوتی تھی ۔ جب ایک مرد اذان دے اور بستی کا کوئی رشتہ دار شخص نماز گاہ میں آ جائے (بلکہ اس کے ساتھ اس کا کوئی دوست ملاقاتی بھی ہو) تو نہ وہاں آنے میں دشواری ہو، اور نہ کوئی اسے روکے ۔

میں نے جنوبی افریقا کے شہروں میں، گورے محلوں میں دیکھا ہے کہ وہاں کی مسجدوں میں صرف تین وقت کی نمازیں ہوتی ہیں ۔ فجر اور عشا کے وقت کالوں اور ساونلوں کو، جو دن میں کاروبار کے لئے وہاں آ سکتے ہیں، وہاں رات میں رہنے کی اجازت نہیں ہوتی ۔

مسجد سے میری مراد ہر وہ مقام ہے جہاں پابندی سے پنج وقتہ نمازیں ہوتی ہوں ، اور اذان اور اقامت کا بھی مستقل انتظام ہو ۔ ایسی ,,نمازگاہ،، کو ,,مسجد،، فرض کرنا اسی طرح ضروری معلوم ہوتا ہے جتنا حضرت ام ورقہؓ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے حضرت عمرؓ کے پاس، سولی کے حکم سے پہلے، لایا جانا ضروری تھا ۔

خود مسجد نبوی میں شروع میں چھت نہ تھی ۔ گرمی کے موسم میں ظہر و عصر کے وقت تکلیف ہونے کی شکایت کی گئی تو رسول اکرمؐ نے چھت بنانے کا حکم دیا تھا ۔

غرض یہ میرا استنباط ہے ۔ ممکن ہے غلط ہو ۔ مگر اہمیت اس قصے میں نمازگاہ کو نہیں، بلکہ اس کو ہے کہ ایک عورت، مردوں کی بھی امام بن کر ، نماز پڑھاتی ہے ۔ خطبات بہاولپور میں ایسی مثالیں

بھی دی گئی ھیں کہ خود آج بھی، اسلام آباد میں نہیں، پاریس میں اس کی ضرورت پیش آ رھی ہے کہ بہ کثرت نو مسلم گورے مرد ، مادر زاد مسلمان لڑکیوں سے نکاح کر رھے ھیں ۔

جواز اور وجوب میں فرق ہے ۔

مجھے اس بیان سے اتفاق نہیں کہ حضرت ام ورقہؓ اپنے گھر (بیت) میں نماز پڑھاتی تھیں ۔ بلکہ وہ اپنی کالونی (دار) کی نماز گاہ میں امام تھیں ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

المفتقر الی اللہ

محمد حمیداللہ